اسلامی معاشرہ کے چند اصول

عثمان منیب

انسانی تمدن کے سب سے مقدم اور زیادہ پیچیدہ مسئلے وہ ہیں جن کے صحیح اور متوازن حل پر انسان کی ترقی اور فلاح کا انحصار ہے۔ جن کے حل کرنے میں قدیم زمانہ سے علماء و عقلاء پریشان وسرگرداں رہے۔ ان میں سے پہلا مسئلہ جو ہمارا موضوع بحث ہے وہ یہ ہے کہ اجتماعی زندگی میں مرد و عورت کا تعلق کس طرح قائم ہوتو اس کا جو حکیمانہ اور افراط و تفریط سے پاک حل اسلام نے پیش کیا ہے اس نے بڑے بڑے دانشوروں کو اپنی انگلیاں کاٹنے پر مجبور کر دیا۔ اور معاشرے کو مستحکم کرنے کیلئے اخلاق و آداب کی ایک آہنی دیوار کھڑی کر کے انسان کے جذبہ حیوانیت کو اس احسن طریقہ سے دبایا کہ وہی لوگ جو کل تک زانی اور بدکار تھے عصمتوں کے امین اور رکھوالے بن گئے۔ اور وہ محرکات جو ان فتنوں کو بھڑکانے کا سبب تھے۔ ان کے سامنے ایک بند باندھ دیا اور جہاں صاف وشفاف معاشرے کی تشکیل کے کئی ایک اصول وضوابط مقرر کئے وہاں مرد وزن کو نگاہ پست رکھنے کا حکم دیا کیونکہ فتنہ کی بنیاد ہی نظر ہے۔ اور اسی طرح اپنی عفت کی حفاظت پر زور دیا تا کہ ہر شخص کی عزت محفوظ رہے۔

اسلام نے جہاں عورت کو خاوند کیلئے زیب وزینت اور تجمل کی ترغیب دی ہے وہاں آوارہ آنکھوں سے بچنے اور زیب وزینت کر کے لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے سے بھی سختی سے منع کیا ہے اور بڑی شدت سے پردہ کا حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش نہ کرے بلکہ شرم وحیا کا پیکر بن کر اپنی عفت وعصمت کی حفاظت کرے اور اسی فتنہ کے تدارک کیلئے عورت پر غیر محرم کے ساتھ اختلاط اور سفر پر پابندی عائد کر دی اس کے علاوہ وہ آداب ملحوظ رکھنے کی تلقین کی جو اسلامی معاشرے کی تکوین کیلئے مشعل راہ بن سکتے تھے ذیل میں چند ایک ایسے اصول ذکر کئے جاتے ہیں جن پر عمل کرے اسلامی معاشرہ کی بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کیا جا سکتا ہے۔

پردے کی فرضیت

اللہ کریم نے عورت کو ابتلاء وآزمائش سے بچانے، کمینے اور فاسق لوگوں کی تکالیف وایذا سے محفوظ رکھنے اور اس کی عزت واکرام کیلئے پردہ کو لازم اور ضروری قرار دیا ہے تا کہ وہ شیطان کے حملوں سے بچ جائے اور نظر مسموم سے پیدا ہونے والے فتنوں کا دروازہ بھی بند ہو جائے اور کسی کو پاکدامنی پر تہمت اور الزام تراشی کی جرات نہ ہو۔ یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ پردہ عورت کے حسن اخلاق اور پاکدامنی کا منہ بولتا ثبوت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿واذا سالتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب ذالکم اطهر لقلوبکم وقلوبهن﴾ (الاحزاب ۵۳)

”اور جب ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرو تو ان سے پردے کی اوٹ میں سوال کرو کیونکہ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کیلئے خوب پاکیزگی کا باعث ہے۔“

اور مزید فرمایا:

﴿یا ایها النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیهن من جلابیبهن ذالک ادنی ان یعرفن فلا یوذین وکان الله غفورا رحیما﴾ (الاحزاب ۵۹)

”اے نبی ﷺ اپنی بیویوں، بیٹیوں، اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کریگی (یعنی یہ شریف زادیاں ہیں) پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“

اور بہت سی احادیث میں اس حقیقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

﴿کن نساء المومنات یشهدن مع النبی ﷺ صلاة الفجر متلفعات بمروطهن﴾ الحدیث (بخاری ومسلم)

مومنوں کی عورتیں اپنی اوڑھنی لپیٹے ہوئے فجر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کیساتھ حاضر ہوتی تھیں۔ اور اسی طرح حضرت انس ؓ فرماتے ہیں

﴿ان ام سلیم صنعت حیثا نوع من الحلوی وارسلت به الی رسول الله ﷺ بمناسبة زواجه من زینب بنت جحش فدعا رسول الله ﷺ اصحابه، وجلسوا یاکلون ویتحدثون ورسول الله ﷺ جالس وزوجته مولیة وجهها الی الحائط الی ان خرجوا﴾ (مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ام سلیم نے حلوہ بنایا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا جس روز آپ ﷺ کی شادی حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہوئی، تو آپ ﷺ نے صحابہ کو

بلایا وہ کھانا کھاتے رہے اور باتیں کرتے رہے اور رسول اللہ ﷺ موجود تھے اور آپ کی زوجہ محترمہ اس وقت تک دیوار کی طرف منہ کر کے بیٹھی رہیں جب تک کہ لوگ چلے نہ گئے ان آیات اور احادیث سے پردہ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور پھر بالخصوص اس پرفتن دور میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے جبکہ فسق وفجور اور فحاشی کا دوردورہ ہے۔

مردوزن کا اختلاط اور اس کے نقصانات

جہاں اسلام عورت کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ اپنی زینت غیر محرم کے سامنے ظاہر نہ کرے، وہاں مردوزن کے اختلاط سے بھی بڑی سختی سے روکتا ہے۔ تاکہ اسلامی معاشرہ اخلاقی پستیوں میں نہ چلا جائے اور اس کا شرف و کرامت داغ دار نہ ہونے پائے۔ اسلام کا یہ امتیاز ہے کہ وہ مجرم کو نہ صرف جرم کرنے پر سزا دیتا ہے بلکہ ان عوامل سے بھی بڑی سختی سے روکتا ہے جو اس کا موجب بنتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ولا تقربوا الزنی﴾ کہ زنا کرنا تو درکنار جہاں خدشہ زنا ہو اس کے قریب بھی نہ پھٹکو اور عورتوں کا غیر محرم سے اختلاط اس فتنہ اور برائی کی سب سے بڑی کڑی ہے جس سے انسانی شہوات بھڑک اٹھتی ہیں جو بعد میں حیوانیت کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور انسان برائی کو برائی تصور ہی نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ اس میں واقع ہو جاتا ہے اور اس کو علم تک نہیں ہوتا۔ قرآن نے اسی کے سدباب کیلئے یوں ارشاد فرمایا:

﴿وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلیة الاولی﴾ ......الایة

''اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گھروں کے اندر ٹکی رہیں اور جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلیں۔''

اور نبی اکرم ﷺ نے مسجد جیسی پاکیزہ جگہ میں بھی کہ جہاں فتنہ کا امکان بہت شاذ ہے مردوزن کے اختلاط کو ناپسند کیا ہے اور نماز کیلئے مرد وعورت کو علیحدہ کھڑا ہونے کا حکم دیا اور مردوں کی پہلی اور عورتوں کی آخری صف کو افضل قرار دیکر اس بات کو واضح کر دیا کہ اسلام اختلاط سے برات کا اظہار کرتا ہے۔ اور عید کیلئے بھی رسول اللہ ﷺ نے مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ جگہ کا اہتمام فرمایا (بخاری، ومسلم) مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مردوزن کا اختلاط اسلام کی طبعیت اور مزاج کے منافی ہے اسلام جب عبادت گاہ میں اس کی اجازت نہیں دیتا تو کالجز اور یونیورسٹیز میں تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا (تفسیر سورۃ نور)

اور رسول اللہ ﷺ نے بے پردہ، میک اپ کر کے باہر نکلنے والے عورتوں کے متعلق فرمایا: ﴿صنفان من اهل النار .... ونساء كاسيات عاريات مائلات مميلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذا كذا﴾ (مسلم ۵۵۸۲)

دو قسم کے لوگ دوزخ میں ہیں...... (کچھ لوگوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا) اور وہ عورتیں جو لباس پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی، دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں اور خود دوسروں کی طرف مائل ہونے والیاں، ان کے سر اونٹ کی کوہان کی طرح ہیں (یعنی بال لپیٹ کر سر پر باندھ لیں گی) کبھی جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت زیادہ مسافت سے محسوس کی جاتی ہے۔ اور دوسری جگہ اسی بات کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا:

﴿ان المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان واقرب ما تكون بروحة ربها وهي في قعر بيتها﴾ (ترمذی)

آپ ﷺ فرماتے ہیں بیشک عورت چھپانے کی چیز ہے جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس پر نظر رکھ لیتا ہے، اور عورت اللہ کے قریب ترین اس وقت ہوتی ہے جب اپنے گھر میں ہوتی ہے۔

اختلاط کے نتائج

جس معاشرے میں بے پردگی اور اختلاط ہو جائے اس کا ہر قدم تباہی و بربادی کی طرف اٹھتا ہے۔ حیوانیت کا عنصر غالب آ جاتا ہے اور وہ معاشرہ اپنی موت آپ مر جاتا ہے۔ خاندانی وجاہت اور عائلی روابط پاش پاش ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ امن وسکون، مودت وشفقت کی جگہ خواہشات، شہوات اور خودغرضی لے لیتی ہے اور میاں بیوی جیسا محبت و پیار کا رشتہ بھی شجر بے ثمر کی مانند ہو جاتا ہے۔ ہر گھر میں بغاوت اور جھگڑا کی فضا پیدا ہو جاتی ہے کبھی بیٹی عدالت عظمیٰ میں باپ کے خلاف بیان دیتی تو کبھی بیٹا خاندانی عزت کو پامال کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اخلاق کا شیرازہ بکھرتا ہوا اور معاشرے کا ہر فرد ایک دوسرے کو دھوکہ دیتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ عزت ووقار اور غیرت نامی چیز معاشرہ سے رخصت ہو جاتی ہے۔ کالجز اور یونیورسٹیز میں تعلیم وتعلم کی جگہ عشق ومحبت کی داستانیں لے لیتی ہیں جہاں لڑکے آوارہ گردی میں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں وہاں طالبات بھی اپنا اکثر وبیشتر وقت اپنے آپ کو خوب سے خوب تر پیش کرنے میں گزارتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ بھی معاشرہ طرح طرح کی اخلاقی برائیوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے اور اس کا ہر قدم ذلت اور پستی کی طرف اٹھتا ہے۔

غیر محرم سے خلوت

اسلام نے معاشرہ کو اضمحلال واضطراب سے بچانے کیلئے اجنبی عورت سے خلوت کو بھی حرام قرار دیا اور بڑی سختی سے اس فتنہ کا قلعہ قمع کر دیا تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسی۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں

﴿من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا

یخلون بامراة لیس معها ذو محرم فان ثالثها الشیطان (مسند احمد)

یعنی جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے ہاں اگر اس کا کوئی محرم ساتھ ہو تو کوئی حرج نہیں ورنہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔اور حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿لایدخلن بعد یومی هذا علی المغیبة الا ومعه رجل او اثنان﴾ (مسلم) آج کے بعد کوئی آدمی تنہائی میں اس عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند گھر پر نہ ہو ہاں اگر دو تین آدمی ہیں تو کوئی حرج نہیں (یہ بھی اس وقت ہے جب کوئی محرم ساتھ ہو جیسا کہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے) یہاں تک کہ دیور کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿الحمو الموت﴾ کہ دیور تو موت ہے۔

ملاحظہ: بعض بھائی اس چیز کو معمولی سمجھتے ہوئے اس کا اہتمام نہیں کرتے اور گھر میں ملازم چھوڑ کر چلے جاتے ہیں جس کا نتیجہ بعد میں ذلت و رسوائی کی صورت میں بھگتنا پڑتا ہے اور اسی طرح جواں سال لڑکیوں کا کسی کے گھر جا کر کام کرنا بھی قابل تشویش امر ہے۔

غیر محرم کے ساتھ سفر

معاشرے کو اس کے فطری اصولوں پر کاربند رکھنے کیلئے سد ذریعہ کے طور پر غیر محرم کیساتھ عورت کے تنہا سفر کو حرام قرار دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ﴿لا یخلون رجل بامراة الا ومعها ذو محرم ولا تسافر المراة الا مع ذی محرم﴾ (بخاری ومسلم) کہ اجنبی عورت کیساتھ کوئی مرد تنہائی اختیار نہ کرے اور کوئی عورت کسی غیر محرم کے ساتھ سفر نہ کرے ہاں اگر اس کا کوئی محرم رشتہ دار ساتھ ہو تو کوئی حرج نہیں۔اور بعض احادیث میں دو تین دن کی مسافت کا ذکر ہے۔مولانا مودودی فرماتے ہیں کہ احادیث کے مجموعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس سے مراد ہر وہ سفر ہے جس کو سفر کہا جا سکے اور اسی بات کو استاد محمد رشید رضا صاحب تفسیر المنار نے حقوق النساء فی الاسلام صفحہ ۱۸۱ میں راجح قرار دیا ہے۔

اسلام اور زیب و زینت

اسلام نے جہاں عورت پر چند پابندیاں عائد کی ہیں وہاں معاشرے میں اس کو وہ مقام بھی دیا جس کا صنف نازک نے زمانہ قدیم میں تصور بھی نہ کیا تھا، وہ اگر غیروں کی سامنے بے پردہ نہیں نکل سکتی تو خاوند کیلئے ہر قسم کی زیب و زینت کر سکتی ہے اور اپنے گھر کی چار دیواری میں اپنے اٹھنے والے جذبات اور حسن کے فطری رجحان کا مداوا ضرور کر سکتی ہے۔سید قطب شہیدؒ اپنی تفسیر ''ظلال القرآن'' میں فرماتے ہیں کہ اسلام فطری میلانات اور قدرتی خواہشات کا دشمن نہیں نہ ان کو مٹانا یا دبانا چاہتا ہے بلکہ اسلام اس حیوانیت سے لڑتا ہے جو ایک جسم کا دوسرے جسم سے فرق نہیں کرتی اس کے نزدیک لذت حیات کا اختتام صرف ایک غلیظ جسمانی لذت کی انتہائی پر نہیں بلکہ اس کا مقصود ایک شریف اور اعلیٰ معاشرہ قائم کرنا ہے وہ تب ہی ممکن ہے جب عورت کے زیب و زینت اور میلانات کا مرکز اس کا خاوند ہی ہو۔ (۶/۴۰۲) استاذ البہی الخولی فرماتے ہیں: کہ اسلام عورت کو حسن و جمال اور زیب و زینت کی اجازت ضرور دیتا ہے لیکن اس حد تک نہیں کہ اسمیں اللہ کی معصیت آ جائے اور انسان بدن کا غلام بن کر رہ جائے اور معاشرتی تباہی کے ساتھ ساتھ دین کا جنازہ بھی اٹھ جائے۔ذیل میں ان چند چیزوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا زیب و زینت کیلئے کرنا حرام ہے۔

گودنا لگانا

جسم کے اندر سوراخ کر کے رنگ یا مہندی بھرنا خواہ کسی طریقہ سے ہو۔

چہرے سے بال نوچنا

دانتوں کو رگڑ رگڑ کر اس کے درمیان فاصلہ کرنا تا کہ خوبصورتی پیدا ہو۔

وگ لگانا

یعنی مصنوعی بال استعمال کرنا۔ یہ سب کام کرنے والیاں بزبان رسول اللہ ﷺ لعنت کی مستحق ہیں۔(بخاری و مسلم) اور اسی طرح ناخن پالش کا وضو کیلئے اتارنا ضروری ہے۔اور اسی طرح عورت درج ذیل لوگوں کے سامنے بغیر پردہ کے آ سکتی ہے۔باپ، بھائی، چچا، ماموں، بیٹا بھتیجا، بھانجا، سسر، داماد، اور وہ چھوٹے بچے جو ابھی تک عورتوں کے راز سے ناواقف ہوں اور مومن شریف عورتوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کر سکتی ہے البتہ فاسقہ اور خائن عورتوں کے سامنے بھی زینت کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

نوٹ

عورت کا بوقت ضرورت گھر سے نکلنا جائز ہے لیکن چند ایک باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

باپردہ ہو۔اگر کسی سفر پر جانا ہے تو محرم ساتھ ہو۔خوشبو لگا کر نہ نکلے۔نگاہیں جھکا کر چلے۔پاؤں زمین پر زور سے نہ مارے بلکہ سکون کے ساتھ چلے۔

گھر میں اجازت کے ساتھ داخل ہونا

گھر ایک ایسی جگہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سکون کا ذریعہ بنایا ہے جہاں انسان آزادی کے ساتھ رہتا ہے اور اس کے راز محفوظ ہوتے ہیں اور یہ تب ہی ممکن ہے جب گھر کی حرمت کا خیال رکھا جائے زمانہ جاہلیت میں گھروں میں آنے جانے کا کوئی مہذب طریقہ اور آداب نہیں تھے، جب کسی کا جی چاہتا بغیر پوچھے بتائے کسی کے گھر گھس جاتا اور بعض اوقات گھر والے ایسی حالت میں ہوتے کہ ان کو شرمندہ ہونا پڑتا۔لیکن اسلام نے سلام و استئذان کا قانون جاری کر کے فرمایا: ﴿یا ایها الذین آمنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی،

اهلها ذالكم خير لكم لعلكم تذكرون ﴾ (النور) اے اہل ایمان کسی گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے شاید کہ تم نصیحت پکڑو۔ جس طرح بغیر اجازت کے کسی کے گھر جانا منع ہے۔ اسی طرح جھانکنا بھی منع ہے کیونکہ اس سے اجازت کا مفہوم ہی ختم ہو جاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی کے گھر میں جھانکا ان کیلئے جائز ہے کہ اس کی آنکھ پھوڑ دے (مسلم) اور جب ایک آدمی نے کہا کہ کیا میں اپنی ماں سے بھی اجازت لوں کیونکہ مجھے بار بار گھر جانا پڑتا ہے تو آپ نے فرمایا: اتحب ان تراها عريانة: کیا تو پسند کرتا ہے کہ تو اس کو برہنہ حالت میں دیکھے تو اس نے جواب دیا۔ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ﴿فاستاذن عليها﴾ پھر اس سے بھی اجازت لیکر جایا کرو۔ (رواہ ابن جریر)

تنبیہ: آج اس عظیم سنت سے ہم بہت غافل ہیں اور بغیر کسی پرواہ کے دوسرے کے گھر میں گھس جاتے ہیں جبکہ ہادی کامل ﷺ نے بڑی سختی سے منع کیا ہے فتدبر۔۔۔۔۔

مرد وزن کا اشتباہ

اسلام نے مرد و عورت کو اسی صورت میں پیدا کیا ہے جو ان کیلئے موزوں ہو سکتی تھی، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لقد خلقنا الانسان في احسن تقويم﴾ کہ ہم نے انسان کو موزوں ترین شکل میں پیدا کیا ہے۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد کی مشابہت کرنے سے روکا ہے کیونکہ ایک مومن اس چیز پر قانع ہوتا ہے جو اللہ نے اس کیلئے بنائی ہے اور ایسے حیا سوز اور ملعون کاموں سے اجتناب کرتا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے ﴿عن ابي هريرةؓ قال لعن رسول الله الرجل يلبس لبسة المراة والمراة تلبس لبسة الرجل﴾ (سنن ابی داؤد) کہ آپ ﷺ نے اس مرد پہ لعنت کی ہے جو عورتوں جیسا لباس پہنتا ہے اور اسی طرح وہ عورت بھی ملعون ہے جو مردوں جیسا لباس پہنتی ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری ۲۷۹/۱۰ میں طبری کا قول نقل کیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ جس طرح مردوں کیلئے لباس، زینت میں عورتوں کی مشابہت حرام ہے اسی طرح کلام اور بول چال ڈھال میں بھی منع ہے مثلاً مردوں کو کپڑا ٹخنے سے نیچے لٹکانا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ﴿ما اسفل من الكعبين من الازار ففي النار﴾ کہ جس کا کپڑا ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ حصہ جہنم میں جائے گا۔ امام ذھبیؒ نے مرد و عورت کی ایک دوسرے سے مشابہت کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ الغرض ہر وہ طریقہ اور ہیئت جو عرف عام میں عورتوں کیلئے ہے مردوں پر حرام ہے اور اسی طرح اس کے برعکس بھی (نوٹ) مسلمان شریف زادیوں کو فاسقہ، فاجرہ اور کافرہ عورتوں کے ساتھ بھی مشابہت نہیں کرنی چاہیے اور یہی حکم نوجوان مردوں کا بھی ہے۔ بالخصوص اس دور میں جبکہ مغربیت کی یلغار ہے، الغرض یہ ساری حدود و قیود، وجوب پردہ، بے پردگی اور مرد و زن کے اختلاط سے اجتناب، اجنبی (غیر محرم) کے ساتھ خلوت اور سفر سے پرہیز، زینت کو عام لوگوں سے چھپانا، اجازت لیکر گھر میں داخل ہونا، مرد و زن کا ایک دوسرے سے مشابہت سے بچنا معاشرے کو انتشار اور فتنوں سے بچانے کا نسخہ کیمیا ہے۔ اور مصیبت آنے سے پہلے اس کا علاج کرنا ہی عقل مندی ہے۔ مثل مشہور ہے۔ ''پرہیز علاج سے بہتر ہے''۔

شیخ الحدیث مولانا محمد یحییٰ گوندلوی کو صدمہ

جماعت کے معروف صاحب قلم عالم دین جامع ترمذی وسنن ابن ماجہ کے شارح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یحییٰ گوندلوی حفظہ اللہ تعالیٰ کے چچازاد بھائی ۴۲ سال کی عمر میں گذشتہ دنوں اپنے آبائی گاؤں گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں رکشہ اور ٹرک کے حادثہ میں موقعہ پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک صالح اور متدین نوجوان تھے۔ مرحوم کی وفات خاندان کیلئے ایک عظیم صدمہ ہے۔ اس سے پہلے بھی مرحوم کے دو بھائی جوانی کی عمر میں ہی یکے بعد دیگرے وفات پا گئے۔ ادارہ ترجمان الحدیث مولانا محمد یحییٰ گوندلوی حفظہ اللہ وخاندان کے دیگر افراد کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر جنۃ الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

☆☆☆

چوہدری مقبول احمد نمبردار وفات پا گئے

جماعت اہل حدیث علی آباد ضلع شیخوپورہ کے مخلص ساتھی چوہدری مقبول احمد نمبردار وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم جماعتی تڑپ رکھنے والے ساتھی تھے۔ علی آباد کی جماعت کی تعمیر و ترقی میں ان کا بہت حصہ ہے۔ مولانا محمد عثمان صاحب نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ (خطیب علی آباد) کے معتمد ساتھی شمار ہوتے تھے۔ انتہائی صالح، متقی، پرہیزگار اور ملنسار تھے۔ ان کی وفات سے جہاں خاندان ایک مشفق سربراہ سے محروم ہوا، وہاں مقامی جماعت بھی ایک مخلص اور متحرک ساتھی سے محروم ہو گئی۔ مرحوم جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔ ہر سال گندم اور چرمہائے قربانی کے موقعہ پر تعاون کا خصوصی اہتمام فرماتے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے ان کی حسنات کو قبول فرمائے اور جنۃ الفردوس میں بلند مقام نصیب فرمائے۔ آمین

اساتذہ جامعہ سلفیہ خصوصاً شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی، حافظ مسعود عالم، مولانا محمد یونس، پرنسپل جامعہ چوہدری یاسین ظفر اور مفتی عبدالحنان زاہد و دیگر اساتذہ نے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔